مجموعہ

قرآنی دعائیں

اور ان کی فضیلت

ڈاکٹر نوید الطاف خان
ڈاکٹر قاری ضیاء الرحمٰن

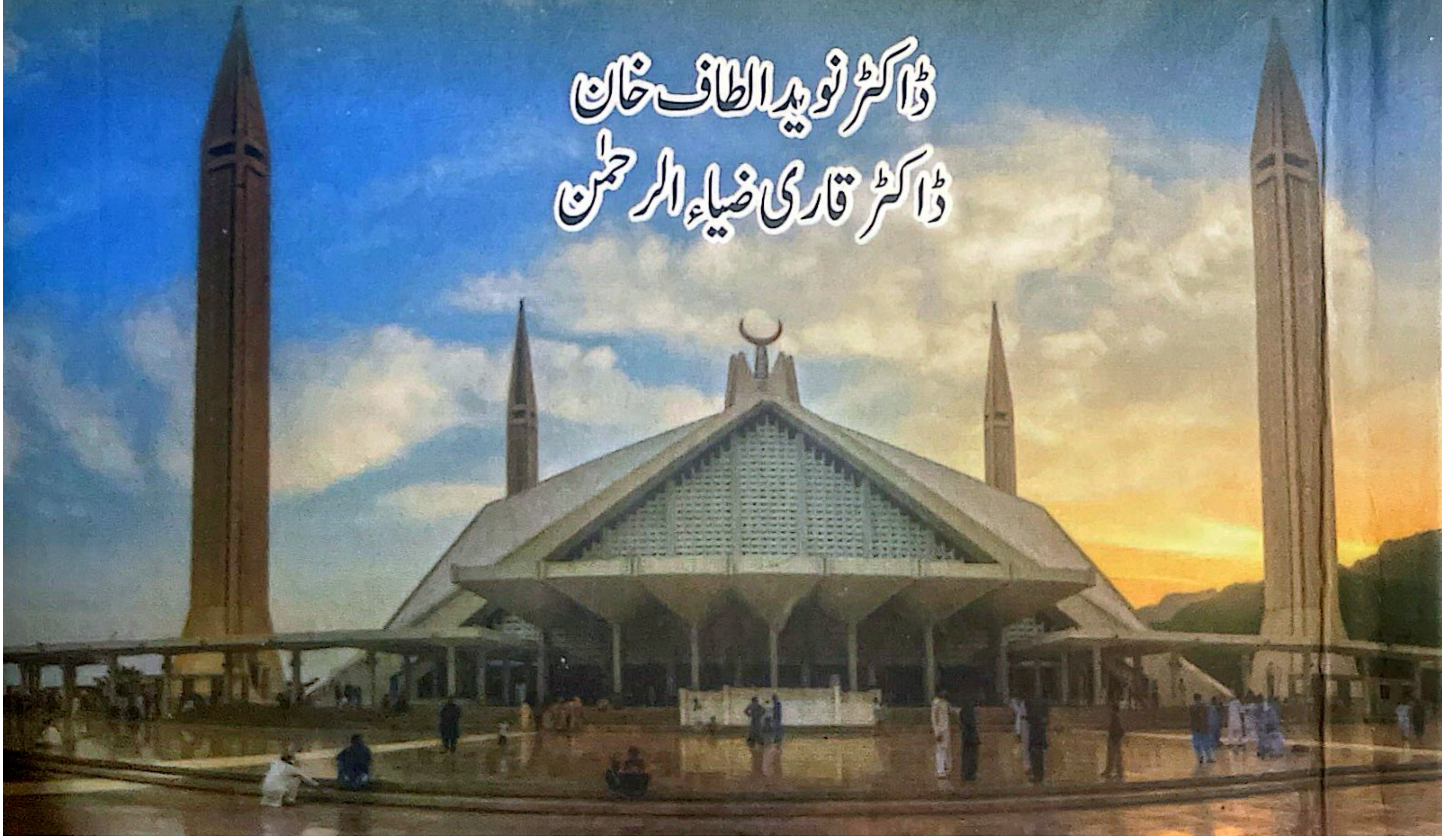

Scanned with CamScanner

قرآن منزل

ہیڈ آفس: ۱۰- چیٹرجی روڈ، اردو بازار لاہو

سیلز ڈپو: 17-الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

Scanned with CamScanner

قرآن منزل

ہیڈ آفس: ۱۰- چیٹرجی روڈ، اردو بازار لاہو
سیلز ڈپو: 17- الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

قرآن منزل

Scanned with CamScanner

مجموعہ

قرآنی دعائیں

اور ان کی فضیلت

ترتیب :

ڈاکٹر نوید الطاف خان

ڈاکٹر قاری ضیاء الرحمٰن

Scanned with CamScanner

فہرست

قرآنی دعائیں اور انسانی زندگی میں ان کی اہمیت 1

سورۃ فاتحہ بطور جامع ترین دعا 19

ایمان پر قائم رہنے کی دعا 27

اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے کے دعا 28

صالح اور پاکیزہ خصلتوں کی مالک اولاد کی دعا 29

گناہوں کی معافی، اعمال میں کمی پیشی، ثابت قدمی اور دشمن کے مقابلے میں اللہ سے مدد کی دعا 31

نیکوکاروں کے ساتھ جا ملنے کی دعا 32

قیامت کی بڑی رسوائی سے بچنے کی دعا 34

ظالموں کے متوقع ظلم سے حفاظت اور کافروں سے نجات حاصل کرنے کی دعا 35

ظالموں کے ظلم سے بچاؤ کی دعا 36

اپنے اوپر ظلم سے بچنے کی دعا 37

ظالم قوم کے ساتھ سے بھی پناہ مانگی چاہیے 38

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبنی بر انصاف فیصلہ کی دعا 41

اللہ تعالیٰ سے اگر غیر مناسب چیز مانگ لے تو بطور توبہ مانگی جانے والی دعا 42

حضرت ابرہیمؑ کی جامع مانع دعا 44

والدین کے لیے دعا 45

سارے مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت 46

نئی جگہ جا بسنے کی دعا 47

کسی مشکل سے نکلنے کی دعا 48

نیک اولاد کی دعا 49

علم میں مسلسل اضافے کی دعا 52

جائز منصب، عہدہ، حکومت یا کسی بھی قسم کے اختیار کے حصول کی دعا 52

بہترین اور موثر مقرر بننے کی دعا 54

سخت بیماری لاحق ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ 56

مشکل سے نجات کی دعا 57

ہر وقت اور ہر کام میں شیطان کے اثر سے پناہ میں رہنے کی دعا 58

حضرت ابراہیمؑ کی ایک اور جامع دعا 59

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اعمال صالحہ کرنے پر اللہ پاک سے توفیق شکر کی دعا 60

اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں دل صاف رکھنے کی دعا 62

ہر قسم کی شر سے محفوظ رہنے کی دعا 63

سورۃ الفلق : 63

سورۃ الناس : 64

Scanned with CamScanner

دین اسلام میں دعا کا تصور

دعا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی کسی کو پکارنا ہے۔یعنی کسی کو اپنی طرف اس لیے متوجہ کرنا ہے کہ حاجت روائی ہو سکے۔ دین اسلام میں دعا سے مراد اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہے تاکہ اس کی توجہ حاصل ہو۔اور مانگنے والے کا مسئلہ حل ہو جائے۔اسلام میں دعا کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔۔۔(غافر40:60)

ترجمہ: اور فرمایا تمہارے رب نے کہ تم لوگ مجھ ہی کو پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا۔

یعنی جو انسان یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک کائنات ہے اس کی توجہ حاصل کرے تو اسے چاہیے کہ اسے پکارے اور خوب پکارے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی بھی چیز قابل قدر و عزت نہیں۔جب انسان اللہ تعالیٰ کو بن دیکھے اس کی تمام صفات کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے بڑے خوش ہوتے ہیں اور اس کی پکار کو سنتے ہیں۔

دعا دراصل بندگی کی علامت ہے اور انسان جب عاجز بن کر رب کائنات کے سامنے اپنی کوئی خواہش رکھتا ہے یا اپنی کوئی مجبوری، اپنی کسی مشکل کا حال طلب کرتا ہے تو دراصل وہ یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ اے اللہ تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ اور میرے بس میں کچھ نہیں سب کچھ صرف تیری ہی دسترس میں ہے۔تو گویا جس طرح دوران دعا انسان کی بندگی عروج پر ہوتی ہے اسی طرح اس وقت خدا کی صفت بخشش و عطا کا اپنے عروج پر ہونا لازمی ہے۔ پھر ممکن نہیں کہ دعا بے کار جائے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

Scanned with CamScanner

حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ جس آدمی کو دعا مانگنا آگیا اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے ۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دئے گئے۔ گویا ایک نیک انسان کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعائیں کرتا ہے۔

اس لیے بندگی کی بلندی کے حصول کے لیے سب سے آسان اور مؤثر وسیلہ دعا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں نماز کی طرح دعا کو بھی دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔

دعا ایک طرف تو انسان کا اپنے رب سے رشتہ مضبوط کرتی ہے تو دوسری طرف اسے دوسرے انسانوں ، حتی کہ جانوروں اور جنات کے شر سے بھی اسے محفوظ رکھتی ہے۔اس لیے دعا سے ہر انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کا گذر ایک آفت زدہ بستی سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنے رب سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ یعنی دعا

نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اور دعا کرنا مصیبت سے نکلنے کا راستہ۔

ہمیں بھی بطور قوم چاہیے کہ جب کبھی ملی و قومی ، قدرتی یا دوسری آفت کا شکار ہوں تو فوراا اپنے رب سے رجوع کریں۔

چنانچہ ارشاد ہے :

۔۔اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۔

(غافر60:40)

ترجمہ : بیشک جو لوگ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ان کو عنقریب ہی داخل ہونا ہوگا جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر۔

دعا کا حکم دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتے ،انہیں جہنم کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ گویا دعا بھی ایک عبادت ہے اور اس میں غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

Scanned with CamScanner

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے ناراض رہتا ہے جو اس سے دعا نہیں مانگتا۔

یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ انسان کا اس کے رب اور باقی انسانوں کے ساتھ تعلق کس نوعیت کا ہے۔ انسان اگر کسی دوسرے سے مانگے تو تعلقات میں دراڑ پڑنے لگتی ہے اور جوں جوں یہ سلسلہ دراز ہوتا جاتا ہے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں، مگر اللہ کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے دعا نہیں مانگی جائے گی تب بندہ اور رب کا رشتہ و تعلق کم ہوتا جاتا ہے مگر جب بندہ زیادہ مانگتا ہے تو رشتہ اور مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اس لیے عادت بنانی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے۔ اور بڑا بد قسمت ہے وہ انسان جسے اپنے رب سے مانگنا نہ آیا۔

ایک حدیث کا حاصل ہے کہ انسان کی کوئی بھی دعا ایسی نہیں جو قبول نہ ہو، البتہ قبولیت کے تین درجات ہیں۔ یا تو انسان جو مانگے اللہ رب العزت وہی عطا فرماتے ہیں، یا اس کے بدلے میں کوئی مصیبت سے چھٹکارہ دے دیتے ہیں، یا دعا آخرت میں اچھے اعمال کے طور پر ذخیرہ ہو جاتی ہے، اس پر صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ پھر تو ہم خوب مانگیں گے تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اللہ بھی خوب دے گا۔ البتہ وہ دعا جو رشتہ داروں سے قطع تعلق کے لیے کی جائے یا پھر کسی حرام کام کے لیے کی جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں بے کار جاتی ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور عرض کیا کہ افضل ترین دعا کون سی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے رب سے عافیت کی دعا مانگو، وہ شخص دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ عافیت کی دعا مانگو، تیسرے دن پھر آیا اور وہی سوال عرض کیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ عافیت کی دعا مانگو اور کہا کہ اس بات کو ہلکا نہ لو جس شخص کو عافیت مل گئی اسے اور کیا چاہیے۔

اسی طرح انسان کو ہر معاملے میں اپنے رب کو ہی پکارنا چاہیے اور اس بات کا بھی دھیان رہے کہ انسان اللہ پاک سے بڑی بڑی دعائیں مانگے۔ صرف یہ نہ کہے کہ یا اللہ مجھے بس دو وقت کی روٹی دے دے۔ کیونکہ وہ ذات ایسی نہیں کہ اس کے خزانے سے کچھ کم ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

ایک بات اور غور طلب ہے کہ جس طرح اپنے لیے دعا کرنا عبدیت کی نشانی اور اللہ پاک سے قربت کا باعث ہے اسی طرح دوسروں کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ خاص کر کے اپنے قریبی رشتہ داروں اور متعلقین کے لیے۔

بطور قوم ہم دعا کرنے میں جس طرح کنجوس ہیں، دوسروں کو دعا دینے میں اس سے بڑھ کر کنجوسی کرتے ہیں۔ انسان کو عادت بنانی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ بہانے بہانے سے دوسروں کو دعائیں دے۔ جب کبھی کسی نے کوئی اچھی بات کی فوراً دعا دینی چاہیے، جب کسی نے اچھا کام کیا فوراً دعا دینی چاہیے۔ اپنے والدین کے لیے، اپنی اولاد کے لیے، اپنی بیوی یا خاوند کے لیے تو بس دعا زبان کی نوک پر ہونی چاہیے کیا معلوم کب کون سی دعا قبول ہو جائے اور اگلے کا کام بن جائے۔ اور دوسروں کے لیے کی جانے والی دعا انسان کے اپنے حق میں تو لازماً قبول ہوتی ہے۔

دوسروں کے لیے دعا کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح سے خود انسان کے اندر اچھے خیالات جنم لیتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے حسد کا یہ علاج بتایا کہ جس سے حسد ہو جائے اس کے لیے دعا کرنی چاہیے، یہ بیماری فوراً ختم

ہو جائے گی۔ پھر خود بھی سکون اور دوسروں کو بھی سکون۔

تیسری اہم بات کہ دوسروں سے دعائیں لینی چاہیئیں۔ ہمارے اندر یہ مادہ تقریبا نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہم بدعائیں لینے میں تو بہت پہل کرتے ہیں مگر کسی کو آرام پہنچانے، کسی سے تکلیف دور کرنے میں ہمیں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ خاص کر کے والدین، اساتذہ کرام، اور مجبور اور بے سہارا افراد سے بہانے بنا کر دعا لینی چاہیے۔ اور ان سب حضرات سے دعا لینے کا سادہ سا مطلب ان کے دل کو خوش کرنا ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خود بھی اپنے رب سے زیادہ سے زیادہ اور بڑی بڑی دعائیں کرتے ہیں، دوسروں کو بھی بہانے بہانے سے دعائیں دیتے ہیں اور دوسروں سے بہانے بہانے سے دعائیں لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خوش قسمتوں میں شامل فرمائے۔ امین

آدابِ دعا

دین اسلام نے جس طرح بندے کو اس طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ وہ اپنی ہر طرح کی حاجت روائی کے لیے اللہ سے رجوع کرے، اسی طرح اسے

Scanned with CamScanner

آداب دعا بھی سکھلائے، تاکہ انسان کی پکار درست انداز میں اس کے خالق کے حضور پیش ہو اور اسے شرف قبولیت حاصل ہو۔ قرآن و سنت میں آداب دعا کے حوالے سے جو رہنمائی فراہم کی گئی ہے اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ کھانے، پینے اور کمانے میں حرام ذرائع سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۔ دعا اخلاص اور عاجزی کے جذبات کے ساتھ مانگنی چاہیے۔

۳۔ دعا باوضو حالت اور قبلہ رخ ہو کر مانگنی چاہیے۔

۴۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا، کہ اللہ تعالیٰ انسان کے پھیلائے ہوئے ہاتھ خالی واپس نہیں لوٹاتا۔

۵۔ دعا کے اول و آخر میں حمد و ثنا اور درود شریف پڑھنا۔

۶۔ دعا خواہ انفرادی طور پر کی جائے یا اجتماعی طور پر، تکلف سے بچنا چاہیے۔ اور قبولیت کے یقین کے ساتھ کرنی چاہیے۔

۷۔ دعا بار بار کرنی چاہیے۔

وقات ومقامات قبولیتِ دعا

اگر چہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ذات باری تعالیٰ ہر وقت، ہر حالت میں، ہر کسی کی دعا کو سننے والا ہے مگر دین اسلام نے بعض خاص مواقع اور حالات ایسے بتلائے ہیں جن میں قبولیت کے امکانات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں سے:

۱۔ رمضان المبارک میں بالعموم اور افطاری کے وقت بالخصوص، اسی طرح شب قدر میں کی جانے والی دعائیں۔

۲۔ حج و عمرہ کے دوران میں اہم مقامات مثلا میدان عرفہ کے موقع پر کی جانے والی دعائیں۔ اسی طرح طواف کرتے وقت، ملتزم سے چمٹ کر، میزاب کے نیچے، کعبہ شریف کے اندر، صفا و مروہ پر، سعی کرتے وقت، مزدلفہ اور منیٰ میں۔ الغرض حج و عمرہ کے دوران قبولیت دعا کے اعتبار سے ہر مقام اہم اور ہر لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ لہٰذا سعادت کی بات ہے کہ فوٹو گرافی پر توجہ دینے کے بجائے اللہ سے انسان اپنی زندگی اپنے اہل و عیال کی زندگی اور تمام مسلمانوں کی زندگی میں برکت و عافیت کی دعائیں مانگے۔

۳۔ شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)

Scanned with CamScanner

۴۔ جمعہ کے دن (خاص کر کے دونوں خطبوں کے درمیان اور عصر کی نماز سے مغرب کی نماز کے درمیان کی جانے والی دعائیں)۔

۵۔ ہر فرض نماز کے بعد۔

۶۔ رات کے آخری پہر (تہجد کے وقت)۔

۷۔ آذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں۔

۸۔ مصیبت اور غم زدہ شخص کی دعا۔

۹۔ سجدہ کی حالت میں کی جانے والی دعا (خاص کر کے نفل نماز کی ادائیگی کے دوران حالت سجدہ میں خوب آہ وزاری سے دعا مانگنی چاہیے)۔

۱۰۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد۔

۱۱۔ زمزم پیتے وقت۔

۱۲۔ مرغ کی آواز کے وقت۔

۱۳۔ بارش کے وقت۔

۱۴۔ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے۔

انسان کو عادت یہی بنانی چاہیے کہ وہ خود اپنے حوالے سے اپنے رب سے دعا مانگتا رہے۔ کیونکہ جس اخلاص اور توجہ کے ساتھ وہ اپنا معاملہ اپنے رب کے حضور پیش کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں پیش کر سکتا۔ مگر قرآن وسنت سے یہ بھی ثابت ہے کہ دوسروں سے خصوصی دعا کا کہا جائے اور ان کا دل خوش کر کے دعائیں لی بھی جائیں۔ جن لوگوں کی دعا دوسروں کے حق میں جلدی قبول ہوتی ہیں ان میں :

۱۔ والدین کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔

۲۔ مظلوم اور مصیبت زدہ انسان کی دعا۔

۳۔ منصف حکمران کی دعا۔

۴۔ نیک آدمی کی دعا۔

۵۔ مسافر کی دعا۔

۶۔ روزہ دار کی دعا۔

Scanned with CamScanner

۷۔ اور عموماہر مسلمان کی دوسرے مسلمان کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے کی جانے والی دعا۔

تمام تر تفصیلات سے مقصود یہی ہے کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور اس کو اندازہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی شکل میں اسے کتنی عظیم دولت عطا کر رکھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ہمیں اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنانا ہوگا کہ ہم صرف اپنے رب سے مانگیں اور خوب مانگیں، اپنے لیے بھی مانگیں اور اپنے متعلقین اور تمام مسلمانوں کے لیے مانگیں۔ اسی طرح لوگوں خاص کر کے والدین اور دکھی انسانیت سے دعا لینے کی کوشش کریں اور ان کی بد دعاؤں سے بچیں۔ آئیں ہم یہ دعا مانگیں کہ : اے اللہ ہمیں اس دنیا میں عافیت کے ساتھ رکھ، دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی، اے اللہ ہمارے اعمال میں اخلاص دے، اور ظالم کی شر، اور مظلوم کی بدعا سے بچا،اور ہمیں ایمان کی زندگی اور ایمان کی موت عطا فرما (۔امین)

یوں تو انسان جس حالت میں اور جس زبان میں ، زبان تو کیا، الفاظ زبان میں لائے بغیر دل میں بھی جو کچھ اپنے رب سے مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خوب سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے۔ مگر کچھ دعائیں ایسی ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے خاص خاصیت رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں قرآنِ عظیم میں مذکور دعائیں اپنی اہمیت آپ رکھتی ہیں۔ دوران تلاوت و مطالعہ قرآنِ عظیم یہ احساس بار بار ہوتا رہا کہ جو جامع ومانع مختلف طور پر قرآنِ کریم میں ذکر کی گئیں ہیں ان کی کوئی مثل نہیں۔ اسی طرح قرآنِ حکیم میں مذکور دعاؤں پر غور کرنے سے یہ بھی واضح ہوتا کہ انسانی زندگی سے متعلق کوئی بھی ایسی چیز نہیں اور نہ ہی کوئی ایسی پریشانی یا مصیبت جس کے بارے میں قرآنِ کریم نے کسی نہ کسی انداز میں رب تعالیٰ کے حضور اس کے بارے میں دعا مانگنا نہ سکھلایا ہو۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی دعاؤں کو مناسب عنوان دے کر ترجمہ و مختصر تشریح کے ساتھ ذکر کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ ساری دعائیں ہمارے لیے ، ہمارے والدین ، بیوی بچوں ، اور جملہ متعلقین سمیت

Scanned with CamScanner

سارے مسلمانوں کے لیے قبول و منظور فرمائے اور اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان دعاؤں کو خوب دل لگا کر مانگ سکیں۔

کتابچہ سے استفادہ کا ممکنہ طریقہ

قرآنی دعاؤں پر مشتمل یہ کتابچہ ہر خاص و عام کے لیے یکساں مفید اور باعث توجہ و حضوریِ رب العالمین ہے۔ اس لیے اسے کتابی شکل، یا سافٹ فارم میں اپنے ساتھ رکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیے تو ان دعاؤں کو صفحات کے طور پر تقسیم کرلے اور ہر ہفتہ یا ہر ماہ کم از کم سب کو لازمی مانگ لیا کرے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم کو حفظ کرنے کی دولت سے نوازا ہے یا جو صرف ان آیات کو حفظ کر لیں تو ہفتہ میں ایک دفعہ دو رکعت نماز نفل میں یہ ساری دعائیں یا ان میں سے کچھ دعائیں ترتیب کے ساتھ تسبیحات کے ساتھ پڑھ لیں۔ یا کوئی اور مناسب ترتیب اپنی سہولت کے مطابق دے سکتے ہیں۔ مقصود بس اتنا ہے کہ ان دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا جائے تو اللہ کے ہاں خیر کے فیصلے صادر ہونگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سورۃ الفاتحہ بطور جامع ترین دعا

جہاں قرآنِ عظیم کی لیے ابتدائیے اور خلاصے کی حیثیت رکھتی ہے تو وہیں ایک جامع دعا بھی ہے۔ جس میں بندوں کے لیے زندگی کی سب سے اہم چیز یعنی ہدایت اور معیاری ہدایت جو اللہ کے ہاں مقبول و مطلوب راستے پر چلنے کی توفیق مانگی جارہی ہے۔ اور الفاظ اللہ تعالیٰ خود بتا رہے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ مع ترجمہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

Scanned with CamScanner

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (جو) روز جزاء کا مالک ہے۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

اس لیے حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

«أفضل الذكر لا إله إلا الله، وأفضل الدعاء الحمد لله»[1]

1 سنن الترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک الترمذی، ابو عیسی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب

افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے، اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

جامع ترین دعا

سورۃ البقرۃ میں حج کے موقع پر دو قسم کے لوگوں کی دو قسم کی خواہشات و دعاؤں کا تذکرہ کیا گیا۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو محض دنیا میں بھلائی اور اچھی خواہشات پوری ہونے کی دعا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں بھلائی کی خواہش و دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

..فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۔ (البقرۃ2:200)

جاء إن دعوة المسلم مستجابة، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة الثانية، 1395ھ-1975م، ج5، ص462، حدیث نمبر: 3383

ترجمہ: چنانچہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں (ہی ساری بھلائیں) عطا کر دے۔ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

مگر بعض ایسے ہیں جو بڑی جامع دعا مانگتے ہیں اور یہ دعا قرآنِ عظیم کی جامع ترین دعاؤں میں سے ہے۔ جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(البقرۃ2:201)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ اچھی بیوی، اچھی سواری، اچھا مکان دنیا کے اعتبار سے انسان کی نیک بختی ہے۔

چنانچہ جب دنیا میں اچھائی و بھلائی کی دعا کی جائے تو یہ چیزیں پیشِ نظر ہونی چاہییں۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں فلاح پانے والے انسان کا ذکر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا اور بقدر کفاف (ضرورت کے مطابق) اسے روزی حاصل ہوئی اور اللہ نے اسے اپنے دیئے ہوئے پر قانع بنا دیا۔" حاصل حدیث یہ ہے کہ آخرت کی کامیابی کا دارومدار صرف اور صرف اسلام ہے، اگر بدقسمتی سے کسی کا دامن دولت اسلام سے خالی رہا تو دنیا بھر کے خزانے اسے اخروی کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتے، اسی طرح بقدر ضرورت اور برابر سرابر والی زندگی میں جو امن و سکون میسر ہے وہ زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی خواہش رکھنے والے انسان کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتی، گویا بقدر کفاف روزی کے ساتھ قناعت و استغناء کامل میسر ہونا اصل نعمت ہے۔

Scanned with CamScanner

ان چار نعمتوں (بقدر کفایت روزی، اچھی سواری اور اچھے مکان) کے ساتھ ساتھ انسان کے لئے صحت بھی ضروری ہے کہ عبادت اور دیگر امور کا مدار اسی پر ہے۔ یہ سب چیزیں حسنہ ہیں۔ مگر بالتبع، مقصود بالذات ایمان باللہ، خدا کی عبادت اور اعمال صالحہ ہیں۔ جو چیز ان کے تابع ہو کر آئیگی وہ حسنہ ہی کہلائے گی۔ (معالم العرفان فی دورس القرآن، سورۃ البقرۃ، تفسیر آیت نمبر: 201)

گویا جس انسان کو یہ چھ چیزیں میسر رہیں وہ دنیا کا خوش قسمت ترین آدمی ہے۔ اس لیے جب ایک انسان اس دنیا میں ''حسنة'' کی دعا مانگے تو اس کے دل و دماغ میں یہ چھ چیزیں ہونی چاہیں۔

یہ تو مطلب ہوا دنیا میں ''حسنة'' کا۔

اور آخرت میں ''حسنة'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور حساب کتاب میں کامیابی کے بعد جنت مقدر بن جائے۔ تو آئیں ملکر دعا کریں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

سورۃ البقرۃ کے آخری رکوع میں سکھلائی جانے والی دعائیں

سورۃ البقرۃ کے آخر میں نہایت ضروری اور عملی زندگی سے متعلق اہم ترین دعائیں سکھلائی جارہی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔(البقرۃ2:286)

ترجمہ: (مسلمانو اللہ سے یہ دعا کیا کرو کہ) اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرمائیے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر اس

طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہماری خطاؤں سے در گزر فرمایئے، ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطا فرمایئے۔

اس آیت مبارکہ میں جامع ترین دعائیں بتلائی و سکھلائی جا رہی ہیں، جو حقیق میں ہر انسان کی ضرورت ہیں۔ جن جن امور میں اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہو ہے اور اُسے پکارنا چاہیے، وہ حسبِ ذیل ہیں:

1. انسان کو چاہیے کہ وہ رب سے ہر قسم کے گناہ کی معافی مانگے۔
2. اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ اے اللہ جس طرح کہ پہ لوگوں پر بوجھ ڈال دیا گیا اس طرح ہمارے اوپر بوجھ نہ ڈال او زندگی میں اتنا بوجھ نہ ڈال جو ہم اٹھا نہ سکیں۔

3. کافروں کے مقابلے میں اللہ کی مدد مانگنی چاہیے۔

اگر انسان کی یہ دعائیں قبول ہو جائیں تو انسان کو اور کیا چاہیے۔

ایمان پر قائم رہنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(آل عمران 8:3)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد دوبارہ کفر و گمراہی کی طرف نہ پھیر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو خوب عطا کرنے والا ہے۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عطا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ پوری زندگی اس کی اہمیت کو مدِ نظر رکھے اور اپنے رب سے ہدایت پر جمے رہنے کی دعا مانگتا رہے۔ کیونکہ درست راہ پر آ جانے کے بعد اور حق آشکار

Scanned with CamScanner

ہو جانے کے بعد دوبارہ کفر اور گمراہی کے اندھیروں میں چلے جانا بہت ہی بڑی بد نصیبی ہے۔ (العیاذ باللہ من ذلک)

اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے کے دعا

قرآنی تعلیمات کا ایک حصہ اللہ پاک پر بھروسہ کرنا ہے۔ وہ انسان جسے اچھے بُرے حالات میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا آگیا وہ دنیا میں کبھی مایوسی کا شکار نہیں ہوگا۔ اور اللہ پاک اس کے لیے کافی و شافی ہو جائے گا۔ اس ضمن میں قرآنِ کریم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے:

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۔(الممتحنة4:60)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار آپ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف ہم رجوع ہوئے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

صالح اور پاکیزہ خصلتوں کی مالک اولاد کی دعا

شریعت میں صالح اولاد کا حصول اور اس کے لیے دعا اور دوا کرنا اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔ اس لیے ایسی اولاد کی دعا بھی سکھلائی گئی ہے۔ قرآن کریم نے اس ضمن میں حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا نقل فرمائی ہے:

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۔(آل عمران38:3)

ترجمہ: (زکریا علیہ السلام نے دعا کی) اے میرے رب میرے لیے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو دعاؤں کو خوب سننے والا ہے۔

اولاد کے لیے ایک اور جامع دعا

اولاد سے محبت انسانی فطرت ہے۔ انسان اولاد کو دیکھ کر ہی خوش ہو جاتا ہے اور اس کے کلیجے کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ مگر یہ بھی زندگی کی بڑی

Scanned with CamScanner

کڑوی حقیقت ہے کہ انسان کو عام طور پر سب سے زیادہ تکلیف بھی اولاد ہی کی سے وجہ ہوتی ہے۔ اس لیے قرآنِ عظیم نے اس ضمن میں یہ دعا سکھلائی ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

(الفرقان74:25)

ترجمہ :اے ہمارے رب ! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنادے۔

اس دعا میں دو بہت اہم سوال کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اولاد والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک تب ملتی ہے جب انسان اولاد کو دیکھے تو اسے سرور آجائے یعنی اللہ پاک اس کی اولاد کو اس کے لیے سیرت و صورت دونوں اعتبار سے باعث مسرت واطمیان بنائے۔ اور دوسرا سوال یہ ہے انہیں نیک کاموں میں اتنا آگے لے جائے کہ لوگوں کے لیے وہ

ایک رہنما بن کر سامنے آئے اور لوگ خیر کے کاموں میں اس کے اور اس کی اولاد کے پیچھے چلیں اور اس کو کاپی کریں۔

اولاد کے حوالے سے بہت زیادہ اور بے جا فکر کرنے اور ضرورت سے زیادہ اپنی توانائیاں صرف کرنے کے بجائے، اپنے اور ان کے رب سے ان کے لیے مستقل خیر و عافیت اور ان کے بھلے ہونے کی دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ ان شاء اللہ اس کے ہاں سے مایوسی نہیں ہوگی اور اولاد کی طرف سے ٹھنڈک بھی محسوس ہوگی۔

گناہوں کی معافی، اعمال میں کمی پیشی، ثابت قدمی اور دشمن کے مقابلے میں اللہ سے مدد کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

(آل عمران3:147)

ترجمہ : (اے) ہمارے پروردگار ! ہمارے گناہوں کو بھی اور ہم سے اپنے کاموں میں جو زیادتی ہوئی ہو اس کو بھی معاف فرمادے، ہمیں ثابت قدمی بخش دے، اور کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں فتح عطافرمادے۔

اسی طرح سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی یہ دعا مغفرت سکھلائی گئی ہے۔

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ۔ (القصص16:28)

میرے پروردگار ! میں نے اپنی جان پر ظلم کرلیا، آپ مجھے معاف فرمادیجیے۔

نیکوکاروں کے ساتھ جاملنے کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ (آل عمران193:3)

ترجمہ :ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے، اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل کر کے اپنے پاس بلایئے۔

یہاں بھی گناہوں کی بخشش، برائیوں کو نامہ اعمال سے مٹا دینے اور نیک لوگوں میں شامل ہو کر دنیا سے جانے کی دعا مانگی جارہی ہے۔ اور اس سب کے لیے ضروری ہے کہ انسان دنیا میں بھی نیک لوگوں کی سنگت اختیار کرے اور بُروں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچائے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا بھی مانگتا رہے۔

اسی سے ملتا جلتا مضمون حضرت یوسفؑ کی اس دعا میں بھی موجود ہے:

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔

(یوسف101:12)

Scanned with CamScanner

ترجمہ :اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے !تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا رکھوالا ہے۔ مجھے اس حالت میں دنیا سے اٹھانا کہ میں تیرا فرمان بردار ہوں، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کرنا۔

گویا اس دنیا و آخرت میں سے بہترین تعلق والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ و انسان کا سب سے بڑا رکھوالا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ یہی دعا مانگتا رہے ک اسے ایمان اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر موت آئے اور مرنے کے بعد نیک لوگو کی صفوں میں جا ملے۔

قیامت کی بڑی رسوائی سے بچنے کی دعا

انسان کی ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا میں کسی بھی قسم کی رسوائی سے بچنے کی د مانگنی چاہیے مگر اصل رسوائی وہ ہے جو کل قیامت کے وقت انسان دیکھے اس لیے ہمیشہ قیامت کی رسوائی سے خاص طور پر بچنے کی دعا مانگی چاہیے۔ ضمن میں قرآنی الفاظ اس طرح بیان ہوئے ہیں:

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(آل عمران3:194)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ! ہمیں وہ کچھ بھی عطا فرمایئے جس کا وعدہ آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجئے۔ یقیناً آپ وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے۔

ظالموں کے متوقع ظلم سے حفاظت اور کافروں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔(یونس10: 85-86)

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالیے۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دے دیجیے۔

ظالموں کے ظلم سے بچاؤ کی دعا

انسان طبعاً بڑا ظالم اور بڑا جاہل واقع ہوا ہے۔ وہ کسی پر ظلم کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اور انسان اپنے اوپر ظلم تو کرتا ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے جو دوسروں کے ظلم کی مستقل چکی میں پسے ہوئے ہیں، نکلنے کے لیے یہ دعا سکھائی ہے:

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۔(النساء4: 75)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لائیے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کر دیجیے، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کر دیجیے۔

یہاں ان مظلوم مسلمانوں کے بارے میں، جو کفر کے چنگل میں بُری طرح سے پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے پاس نکلنے کا کوئی ظاہری سبب نہیں، کہا جا رہا ہے کہ وہ یہ دعا برابر مانگتے رہیں۔ وہ علاقہ خواہ کتنا ہی متبرک کیوں نہ ہو، دین وایمان کی حفاظت کے لیے اور تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لیے چھوڑنے پر تیار ہو جائیں۔ ان شاء اللہ، اللہ کی مدد ان کے شامل حال رہے گی۔

اپنے اوپر ظلم سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔(الأعراف7:23)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور

Scanned with CamScanner

ہم پر رحم نہ کیا تو یقینا ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے سب سے پہلے حقیقت میں انسان اپنے اوپر ظلم کر ہے۔اس سے بچنے کے لیے یہ دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حواؑ سے اللہ تعالیٰ کے منع کر کے باوجود ایک بھول سر زد ہوئی تو توبہ کے جو الفاظ تھے وہ یہی ہیں جو قرآ کریم نے بیان فرمائے۔

ظالم قوم کے ساتھ سے بھی پناہ مانگی چاہیے

جس طرح خود ظلم کرنا منع ہے اسی طرح ظالم کے ساتھ ایسا تعلق بھی ہے جس کی وجہ سے اسے کسی طرح کی شے وطاقت ملتی ہو۔اس لیے یہ د سکھلائی جارہی ہے کہ انسان ظالموں کے ساتھ ہی نہ رہے۔ دعا کے الفاظ ہیں:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔(الأعراف7: 47)

ترجمہ :اے ہمارے پروردگار ! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ رکھنا۔

آیت کا سیاق و سباق بتاتا ہے کہ یہ قول اصحاب اعراف کا ہے جب وہ دوزخ والوں کوآگ میں مبتلاء دیکھیں گے تو یہ دعا مانگیں گے۔ایسے لوگ جو کسی بھی قسم کی ظلم وزیادتی کے مرتکب ہوں، ہمیں چاہیئے کہ ان کی معیت سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔[2]

اسی طرح فسادی دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یہ دعا مانگنی چاہیئے۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔

(العنکبوت30:29)

2

میرے پروردگار ! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں
میری مدد فرمایئے۔

یہ وہ دعا ہے جو حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے بے جا مطالبات پر اپنے رب کے حضور مانگی تھی۔

اسی طرح سورۃ الممتحنہ میں یہ دعا بتلائی گئی ہے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔(الممتحنة5:60)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبنی بر انصاف فیصلہ کی دعا

دنیا میں مکمل انصاف انسان کے بس کی بات نہیں۔اس لیے ہر معاملہ میں رب تعالیٰ سے انصاف پر مبنی فیصلے کے لیے دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔دعا کے الفاظ قرآنی:

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ
الْفَاتِحِينَ ۔(الأعراف:89)

ترجمہ: اے ہمارے رب ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کا فیصلہ فرمادے۔اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اور اپنے لیے بھی یہی توفیق بھی مانگتے رہنا چاہیئے کہ اگر لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش آجائے تو انصاف پر مبنی فیصلہ ہو۔

Scanned with CamScanner

**اللہ تعالیٰ سے اگر غیر مناسب چیز مانگ لے یا کوئی نا مناسب جما
زبان پر آجائے تو بطور توبہ مانگی جانے والی دعا**

قَالَ رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَتَرۡحَمۡنِیۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۔

(ہود 11:47)

ترجمہ : میرے پروردگار میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ آئندہ آپ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر آپ نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا جو برباد ہوگئے ہیں۔

یہ دعا دراصل حضرت نوحؑ کے حوالے سے منقول ہے۔ جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تو حضرت نو نے رب تعالیٰ سے اپنے اہل والوں کی سفارش کی کہ کسی طرح وہ اس عذاب

سے بچ جائیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کا عذاب سیلاب کی شکل میں آیا اور حضرت نوحؑ کا بیٹا بھی اس میں ڈوبنے لگا تو حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کو پکارا کہ یہ تو میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ تو سچا اور برحق ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقین جانو وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں ہے، وہ تو ناپاک عمل کا پلندہ ہے۔ لہٰذا مجھ سے ایسی چیز نہ مانگو جس کی تمہیں خبر نہیں، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں شامل نہ ہو۔ حضرت نوحؑ کو جب احساس ہوا کہ غیر مناسب بات کر دی ہے تو اللہ پاک سے فوراً اس پر معافی مانگی۔

ہمیں اس تفصیل سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر اس طرز کی دعا منہ سے نکل جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ جیسے کوئی کہہ دیتا ہے ابھی کون سا وقت تھا فلاں کے مر جانے کا، یا اللہ تو نے اس کو کیوں مارا، یا اللہ تو نے ایسے لوگوں کو مال کیوں دے رکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ، تو اسے چاہیے کہ اس طرح پکارنے کے بعد جب احساس ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو جو علم ہے وہ ہمارے پاس نہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابرہیم علیہ السلام کی جامع مانع دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔(ابراھیم 14:40.41)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجئے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایئے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرمالیجئے، اس دن میری بھی مغفرت فرمایئے میرے والدین کی بھی اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

یہ وہ دعا ہے جو حضرت ابراہم علیہ السلام نے مانگی اور اللہ تعالیٰ اس لیے بیان فرمارہے ہیں کہ ملت ابراہیمی کے پیروکار بھی اسے مانگتے رہیں کیونکہ اپنے لیے، اپنی اولاد کے لیے سب سے بہترین دعا،

نماز قائم کرنے کی توفیق مانگنا ہے۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو اس طرح ادا کیا جائے جس طرح اسے ادا کرنے کا حق ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے طے کیا گیا وقت۔اور جس قدر اس کی توفیق مانگی جائے اتنا فائدہ ہے۔

اس دعا کا دوسرا حصہ اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور سب مؤمنین کے لیے قیامت کے دن مغفرت کی دعا مانگنا ہے۔

والدین کے لیے دعا

والدین کے حقوق کے بارے میں تفصیل اوپر گزر چکی۔ والدین کے لیے اللہ پاک کی طرف سے بتلائی گئی دعا یہ ہے:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۔(الاسراء17: 24)

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں پر اس طرح رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں (بڑے رحم و شفقت سے) پالا۔

سارے مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، اور سارے مسلمان مرد و عورت لیے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

اس ضمن میں قرآن کریم نے حضرت نوحؑ کی یہ دعا نقل کی ہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا۔ (نوح71:28)

ترجمہ: اے میرے رب! میری بخشش فرما دیجیے، میرے والدین کی بھی، ہر اس شخص کی بھی، جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ اور تمام

مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی بھی۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کو تباہی کے سوا کوئی اور چیز عطا نہ فرمایے۔

نئی جگہ جا بسنے کی دعا

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ (الإسراء17: 80)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے جہاں داخل فرما اچھائی کے ساتھ داخل فرما، اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال، اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا تو یہ دعا سکھلائی۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جب انسان ایک جگہ سے دوسرے جگہ عارضی یا مستقل قیام کے لیے نکلنے کا

Scanned with CamScanner

اراده کرے تو اللہ تعالی سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ نکلنا بھی عزت و عافیت کے ساتھ ہو اور نئی جگہ قیام بھی عزت وعافیت کے ساتھ ہو۔

ایک دوسرے مقام پر یہ دعا سکھلائی گئی ہے:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔ (المؤمنون23:29)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے ایسا اترنا نصیب کر جو برکت والا ہو اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔

موجودہ دور میں چونکہ نقل و حمل اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لیے یہ دعائیں اپنے معمولات کا حصہ بنانی چاہئیں۔

کسی بھی مشکل سے نکلنے کی دعا

گر انسان کسی بڑی مشکل میں پھنس جائے جس سے نکلنے کا کوئی ذریعہ وسب ظر نہ آرہا ہو تو یہ دعا مانگنی چاہیے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔(الکہف18:10)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرمایئے، اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔

یہ وہ دعا ہے جو اصحاب کہف نے اس وقت مانگی تھی جب ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اپنا ایمان بچانے کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر ایک غار میں پناہ لی۔

نیک اولاد کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۔(مریم 19: 5.4)

Scanned with CamScanner

ترجمہ : اے میرے رب میرے اندر سے میری ہڈیاں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا اور اے میرے رب میں تجھے پکار کے کبھی محروم نہیں رہا۔ اور مجھے اپنے بعد اپنے چچازاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اور میری بیوی بانجھ ہے، لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کر دیجیے۔

یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے جس میں بڑھاپے کی وقت اپنے لیے ایک بیٹے کی درخواست کی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ اپنی بے چارگی بھی بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمائی۔ اور یہ بھی ذہن میں تھا کہ بیوی بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں۔ مگر پھر بھی دعا مانگے جا رہے تھے۔ آگے آیات میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے بڑھاپے میں اسی بانجھ بیوی سے ایک بیٹا عطا فرمایا جن کا نام یحییٰؑ تھا۔

اسی طرح حضرت زکریا سے ایک دوسرے مقام پر یہ دعا بھی منقول ہے:

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ۔

(الأنبیاء 21:89)

ترجمہ : اے میرے رب ! مجھے اکیلا نہ چھوڑیے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔

اسی طرح نیک اور صالح اولاد کے حصول کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا منقول ہے:

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ۔ (الصّٰفّٰت 37:100)

ترجمہ : میرے پروردگار ! مجھے ایک ایسا بیٹا عطا فرما جو نیک لوگوں میں سے ہو۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اولاد کے لیے اپنے رب سے یہ دعا مانگا کرے۔ ان شاء اللہ اگر نصیب میں ہوا تو اللہ پاک ضرور عطا فرمائے گا۔ اولاد کے حصول کے لیے شرک کی طرف نہیں جانا چاہیے یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند اور ایمان کے منافی عمل ہے۔

علم میں مسلسل اضافے کی دعا

دین اسلام اور امت محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کی امتیازی شان علم ہے پہلی وحی کا آغاز ہی پڑھنے پڑھانے سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سب سے زیادہ علم جناب رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کو عطا فرمایا مگر پھر بھی آپ ﷺ کو اور آپ کی وساطت سے پوری امت کو یہ دعا مانگتے رہنے کی تلقین فرمائی:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔(طٰہٰ20: 114)

ترجمہ: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

جائز منصب، عہدہ، حکومت یا کسی بھی قسم کے اختیار کے حصول کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جائز منصب، عہدہ، حکومت یا کسی بھی قسم کے اختیار کے حصول کے لیے حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا نقل فرمائی ہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔(ص38:35)

ترجمہ: میرے پروردگار! میری بخشش فرما دے، اور مجھے ایسی سلطنت بخش دے جو میرے بعد کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔ بیشک تیری، اور صرف تیری ہی ذات وہ ہے جو اتنی سخی ذات ہے۔

حضرت سلیمانؑ اس دعا کی ابتداء اللہ پاک سے مغفرت طلب کرنے کے ساتھ کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ کو خوش کرنے کے لیے ہمیشہ عاجزی کا پہلو سامنے رہنا چاہیے اور اس کے بعد اللہ سے جو مانگنا ہو مانگا جائے۔ ان شاء اللہ دعا رد ہو کر واپس نہیں لوٹے گی۔

حضرت سلیمانؑ کی دعا ہو بہو قبول ہوئی اور انہیں دنیا میں ایسی سلطنت نصیب ہوئی جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

Scanned with CamScanner

بہترین اور موثر مقرر بننے کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس توحید کا علم بلند کرنے کے لیے بھیجا تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہیٰ میں یہ دعا مانگی تھی۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۔ هٰرُوْنَ اَخِی ۔ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ۔ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۔ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۔ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۔ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۔

(طہ20:25.35)

ترجمہ: (موسیٰ نے کہا:) اے میرے رب! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے۔ اور میرے لیے میرا کام

آسان بنا دیجیے۔ اور میری زبان میں جو گرہ ہے اسے دور کر دیجیے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے لیے میرے خاندان ہی کے ایک فرد کو مددگار مقرر کر دیجیے۔ یعنی ہارون کو جو میرے بھائی ہیں۔ ان کے ذریعے میری طاقت مضبوط کر دیجیے۔ اور ان کو میرا شریک کار بنا دیجیے۔ تاکہ ہم کثرت سے آپ کی تسبیح کریں۔ اور کثرت سے آپ کو یاد کریں۔۔ بیشک آپ ہمیں اچھی طرح دیکھنے والے ہیں۔

اس دعا میں ایک داعی کے طور پر ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ دعوت و تبلیغ اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں اگر کوئی فطری کمزوری لاحق ہو تو اس پر پریشان نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ کے ہاں قبولیت بڑی شرط ہے۔ اور جب قبولیت ہو جائے تو کمزوری ہی طاقت بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک بات یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ ایک داعی کو اپنی دعوت کو موثر بنانے کے لیے جن

Scanned with CamScanner

چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو ذمہ داری سونپی گئی ہو اس کے بارے میں دل پورے طور پر مطمئن ہو اور زبان اس کی باآسانی ترجمانی کرے۔ اس دعا میں یہ دونوں چیزیں شامل ہیں۔البتہ اس سلسلے میں اپنے رب سے مسلسل دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ایک داعی کو چاہیے کہ اگر کسی اور کے ساتھ مل جانے سے کار دعوت میں مزید سہولت پیدا ہو سکتی ہے تو اسے بھی اپنانا چاہیے۔ کار دعوت میں کسی اور کو اپنا مقابل گردانا اور اسے اپنے لیے خطرہ سمجھنا، حقیقت میں اخلاص نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح یہ نکتہ بھی برآمد ہوتا ہے کہ باہمی مل کر عبادت کرنے سے مزید جوش و انہماک پیدا ہوتا ہے۔

سخت بیماری لاحق ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

دنیا میں کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ یہ انسانی عقل و سوچ اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر ہے کہ اس کا علاج کب دریافت ہو۔ جس طرح بیماری سے شفاء کے لیے اسباب اختیار کرنا اسلام کی تعلیمات ہیں اسی طرح بیماری

سے شفایابی کے لیے دعا کرتے رہنا بھی اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو جب ایک لاعلاج بیماری لاحق ہوئی تو انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی:

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

(الأنبیاء21:83)

ترجمہ: میں بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

یعنی تو بہت رحم کرنے والا ہے اس لیے مجھے اس تکلیف دہ بیماری سے نجات عطا کر۔ چنانچہ اللہ پاک نے انہیں اس تکلیف سے نجات عطا فرمائی۔

اگر انسان کو کوئی سخت بیماری لاحق ہو تو یہ دعا پڑھتے رہنا چاہیے۔

مشکل سے نجات کی دعا

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں بڑی مشکل میں گرفتار تھے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حسب ذیل دعا مانگی۔

Scanned with CamScanner

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(الأنبياء 21:87)

ترجمہ: (یا اللہ !) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصور وار ہوں۔

چنانچہ اللہ پاک نے انہیں اس مشکل سے نجات عطا فرمائی۔

ہر وقت اور ہر کام میں شیطان کے اثر سے پناہ میں رہنے کی دعا

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں شیطان انسان کو سب سے بڑا اور ازلی دشمن ہے۔ اس لیے اس سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (المؤمنون 23:97-98)

ترجمہ: : میرے پروردگار! میں شیطانوں کی چھیڑ چھاڑ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور میرے پروردگار! میں ان کے اپنے قریب آنے سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ شیاطین جنوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی۔ اس لیے ہر قسم کے شیطان مردود سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی ایک اور جامع دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ۔ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ۔ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ۔

(الشعراء 26:83.87)

ترجمہ: میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔ اور آنے والی نسلوں میں میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرمادے جو میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے۔ اور میرے باپ کی مغفرت فرما، یقیناوہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔

Scanned with CamScanner

اور اس دن مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ کی ایک اور جامع دعا نقل کی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل چیزیں اپنے رب سے مانگی گئی ہیں:

1. علم و عمل (حکمت) میں حسین امتزاج اور قوت فیصلہ کی دعا
2. نیک لوگوں کا ساتھ
3. دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اچھائی کے ساتھ نام باقی رہنا۔
4. جنت کے وارثین میں شامل ہونے کی دعا
5. گمراہ والد کے لیے ہدایت کی دعا
6. قیامت کی رسوائی سے بچنے کی دعا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی ماسوائے والد کی ہدایت قبول کرنے کی دعا کے ساری دعائیں قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اعمال صالحہ کرنے پر اللہ پاک سے توفیق شکر کی دعا

اس ضمن میں سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہے:

رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۔(النمل 19:27)

ترجمہ: مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجیے۔

اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس اللہ پاک کی طرف سے کوئی نعمت یا عہدہ میسر ہو یا اسے اچھے اعمال کرنے کی توفیق ملی ہوئی ہو تو اس پر بھی دل میں احساس شکر اور زبان سے اس کا اظہار کی توفیق جاری رہنے کی دعا کرنی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا۔

Scanned with CamScanner

اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں دل صاف رکھنے کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ (الحشر 10:59)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

انسان بڑا ہی کینہ پرور واقع ہوا ہے اور اس کا علاج قرآنی یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے یہ دعا مانگتا رہے تاکہ خود بھی اپنے اعمال کی شر سے محفوظ رہے اور دوسرے مسلمان بھی۔

ہر قسم کی شر سے محفوظ رہنے کی دعا

کلام حکیم کی آخری دو سورتوں میں ہر قسم کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سورۃ الفلق:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔

ترجمہ: کہو کہ: میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور ان جانوں کی شر سے جو گرہوں پر پھونک مارتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس:

Scanned with CamScanner

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ اِلٰهِ
النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ۔ الْخَنَّاسِ۔ الَّذِیْ
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

ترجمہ: کہو کہ: میں پناہ مانگتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی۔ سب لوگوں کے بادشاہ کی۔ سب لوگوں کے معبود کی۔ اس شیطان کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ چاہے وہ جنات میں سے ہو، یا انسانوں میں سے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کی ابتداء سورۃ الفاتحہ سے کی جو بنیادی طور پر ایک عظیم دعا ہے۔ جس میں سب سے اہم اور عظیم کام یعنی صراط مستقیم پر ساری زندگی قائم رہنے کی دعا مانگنا سکھلایا گیا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک نے قرآن عظیم کا اختتام سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے کیا جو خود ہر قسم کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ساری زندگی صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق دے اور ہر قسم کی شر سے اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ (اٰمین!)

نظام الدین فاؤنڈیشن راولپنڈی 0334-4400549

Scanned with CamScanner